عبد مصطفی

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

کتاب یا رسالے کا نام:

ہندستان
دارالحرب یا دارالاسلام

مصنف، مؤلف:	عبد مصطفی محمد صابر قادری
موضوع:	اصلاح، معلومات
ناشر:	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت:	OCTOBER 2022 / RABIUL AWWAL 1444
صفحات:	27

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جا سکتے ہیں۔)

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "**ٹیم عبد مصطفی آفیشل**" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا

ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہو گا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

صابیا ورچوئل پبلیکیشن

اس رسالے میں

ملک ہندستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام؟اس کے بیان میں ہم نے کئی علمائے اہل سنت کی تحقیقات کو اس رسالے میں جمع کیا ہے۔ سب سے پہلے ہم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی کے ایک رسالے کو اختصار کے ساتھ نقل کریں گے جو آپ رحمہ اللہ تعالی نے خاص اسی موضوع پر لکھا تھا کہ "ہندستان دار الاسلام ہے" اور عربی میں اسے نام دیا "اعلام الاعلام بان ھندوستان دار الاسلام" یہ رسالہ فتاوی رضویہ کی چودھویں جلد میں موجود ہے۔

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی

امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ ہندستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام؟

جواب میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ بلکہ علمائے ثلاثہ رحمۃ اللہ تعالی علیہم کے مذہب پر ہندستان دارالاسلام ہے ہرگز دارالحرب نہیں کہ دارالاسلام کے دارالحرب ہوجانے میں جو تین باتیں ہمارے امام اعظم امام الائمہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک درکار ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہاں احکام شرک علانیہ جاری ہوں اور شریعتِ اسلام کے احکام و شعائر مطلقاً جاری نہ ہونے پائیں اور صاحبین کے نزدیک اسی قدر کافی ہے مگر یہ بات بحمد اللہ یہاں (ہندستان میں) قطعاً موجود نہیں۔ اہل اسلام جمعہ و عیدین واذان واقامت و نماز باجماعت وغیرہا شعائر شریعت بغیر مزاحمت علی الاعلان ادا کرتے ہیں۔

فرائض، نکاح، رضاع، طلاق، عدت، رجعت، مہر، خلع، نفقات، حضانت، نسب، ہبہ، وقف، وصیت، شفعہ وغیرہا بہت معاملات مسلمین ہماری شریعت کی بناپر فیصل ہوتے ہیں کہ ان امور میں حضرات علما سے فتوی لینا اور اسی پر عمل وحکم کرنا حکام انگریزی کو بھی ضرور ہوتا ہے اگرچہ ہنود ومجوس ونصاریٰ ہوں اور بحمد اللہ یہ بھی اس شریعت کی شوکت ہے کہ مخالفین کوبھی اپنی تسلیم اتباع پر مجبور فرماتی ہے والحمد للہ رب العالمین۔

فتاوی عالمگیریہ میں ہے:

اعلم ان دارالحرب تصیردار الاسلام بشرط واحد وهو اظهار حكم الاسلام فيها

(فتاوی ھندیہ کتاب السیر الباب الخامس فی استیلاء الکفار نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۳۲)

جان لو کہ بیشک دارالحرب ایک ہی شرط سے دارالاسلام بن جاتا ہے وہ یہ ہے کہ وہاں اسلام کا حکم غالب ہوجائے۔

اسی میں نقل کیا گیا ہے کہ:

انما تصيردار الاسلام دارالحرب عندابي حنيفة رحمه الله تعالیٰ بشروط ثلاثة، احدها اجراء احكام الكفار على سبيل الاشتهار وان لايحكم فيها بحكم الاسلام، ثم قال و صورة المسئلة ثلاثة اوجه اما ان يغلب اهل الحرب على دار من دورنا او ارتد اهل مصر غلبوا واجروااحكام الكفر او نقض اهل الذمة العهد وتغلبواعلى دارهم ففي كل من هذه الصور

لاتصیر دارحرب الابثلاثة شروط، وقال ابویوسف ومحمد رحمهما الله تعالٰی بشرط واحد وھو اظھار احکام الکفر وھو القیاس الخ

(فتاوی ہندیہ کتاب السیر الباب الخامس فی استیلاء الکفار نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۳۲)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالٰی کے نزدیک دارالاسلام تین شرائط سے دارالحرب ہوتا ہے جن میں ایک یہ کہ وہاں کفار کے احکام اعلانیہ جاری کیے جائیں اور وہاں اسلام کا کوئی حکم نافذ نہ کیا جائے، پھر فرمایا اور مسئلہ کی صورت تین طرح ہے اہلِ حرب ہمارے علاقہ پر غلبہ پالیں یا ہمارے کسی علاقہ کے شہری مرتد ہوکر وہاں غلبہ پالیں اور کفر کے احکام جاری کردیں یا وہاں ذمی لوگ عہد کو توڑ کر غلبہ حاصل کرلیں، تو ان تمام صورتوں میں وہ علاقہ تین شرطوں سے دارالحرب بن جائے گا وہ یہ کہ احکام کفر اعلانیہ غالب کردئے جائیں۔ یہی قیاس ہے الخ۔

دُرَر غُرَر ملا خسرو میں ہے:

دارالحرب تصیردارالاسلام باجراء احکام الاسلام فیھا کاقامة الجمعة والاعیادوان بقی فیھا کافر اصلی ولم یتصل بدارالاسلام بان کان بینھا وبین دارالاسلام مصر اٰخر لاھل الحرب الخ

(دررغرر کتاب الجھاد باب المستامن مطبع احمد کامل مصر ۱/۲۹۵)

هذا لفظ العلامة خسرو واثره شيخي زاده في مجمع الانهر، وتبعه المولى الغزي في التنوير، واقره المدقق العلائي في الدر، ثم الطحطاوي والشامي اقتديا في الحاشيتين۔

دارالحرب، اسلامی احکام جاری کرنے مثلاً جمعہ اور عیدین وہاں ادا کرنے پر دارالاسلام بن جاتا ہے اگرچہ وہاں کوئی اصلی کافر بھی موجود ہو اور اس کا دارالاسلام سے اتصال بھی نہ ہو یوں کہ اس کے اور دارالاسلام کے درمیان کوئی دوسرا حربی شہر فاصل ہو الخ، یہ علامہ خسرو کے الفاظ ہیں (اور طحطاوی، شامی وغیرہ میں اس کی اقتدا کی گئی ہے)

جامع الفصولین سے نقل کیا گیا:

له ان هذه البلدة صارت دارالاسلام باجراء احكام الاسلام فيها فما بقي شيئ من احكام دارالاسلام فيها تبقى دارالاسلام على ماعرف ان الحكم اذاثبت بعلة فما بقي شيئ من العلة يبقى الحكم ببقائه، هكذا ذكر شيخ الاسلام ابوبكر في شرح سير الاصل انتهى

(جامع الفصولین الفصل الاول فی القضاء اسلامی کتب خانہ کراچی ص ۱۲)

امام صاحب کے ہاں دارالحرب کا علاقہ اسلامی احکام وہاں جاری کرنے سے دارالاسلام بن جاتا ہے تو جب تک وہاں اسلامی احکام باقی رہیں گے وہ علاقہ دارالاسلام رہے گا، یہ اس لیے کہ حکم جب کسی علت پر مبنی ہو تو جب تک علت میں سے کچھ پایا جائے تو اس کی بقاء سے حکم

بھی باقی رہتا ہے جیسا کہ معروف ہے۔ ابوبکر شیخ الاسلام نے اصل (مبسوط) کے سیر کے باب کی شرح میں یونہی ذکر فرمایا ہے۔

وعن الفصول العمادية ان دارالاسلام لايصير دارالحرب اذابقى شيئ من احكام الاسلام وان زال غلبة اهل الاسلام وعن منثور الامام ناصرالدين دارالاسلام انما صارت دارالاسلام باجراء الاحكام فمابقيت علقة من علائق الاسلام يترجح جانب الاسلام (الفصول العمادية)

وعن البرهان شرح مواهب الرحمٰن لايصير دارالحرب مادام فيه شيئ منها بخلاف دارالاسلام لانارجحنا اعلام الاسلام واحكام اعلام كلمة الاسلام

(البرهان شرح مواهب الرحمان)

وعن الدر المنتقىٰ لصاحب الدرالمختار دارالحرب تصير دارالاسلام باجراء بعض احكام الاسلام

(الدرالمنتقى على هامش مجمع الانهر كتاب السير داراحياء التراث العربي بيروت ١/٢٣٣)

فصول عمادیہ سے منقول ہے کہ دارالاسلام جب تک وہاں احکام اسلام باقی رہیں گے تووہ دارالحرب نہ بنے گا اگرچہ وہاں اہلِ اسلام کا غلبہ ختم ہوجائے، امام ناصرالدین کی منثور سے منقول ہے کہ دارالاسلام صرف اسلامی احکام جاری کرنے سے بنتا ہے توجب تک وہاں اسلام کے متعلقات باقی ہیں تو وہاں اسلام کے پہلو کو ترجیح

ہوگی۔ اور برہان شرح مواہب الرحمٰن سے منقول ہے کوئی علاقہ اس وقت تک دارالحرب نہ بنے گا جب تک وہاں کچھ اسلامی احکام باقی ہیں، کیونکہ اسلامی نشانات کو اور کلمہ اسلام کے نشانات کے احکام کو ہم ترجیح دیں گے، دارالاسلام کا حکم اسکے خلاف ہے۔ صاحب در مختار کی المنتقٰی سے منقول ہے کہ دارالحرب میں بعض اسلامی احکام کے نفاذ سے دارالاسلام بن جاتا ہے۔

شرح نقایہ میں ہے:

لاخلاف ان دارالحرب تصیردارالاسلام باجراء بعض احکام الاسلام فیھا

(جامع الرموز کتاب الجہاد مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۴/۵۵۶)

بلا اختلاف دارالحرب وہاں بعض اسلامی احکام کے نفاذ سے وہ دارالاسلام بن جاتا ہے۔

اور اسی میں ہے:

وقال شیخ الاسلام والامام الاسبیجابی ای الدارمحکومۃ بدارالاسلام ببقاء حکم واحد فیھا کما فی العمادی وغیرہ

(جامع الرموز کتاب الجہاد مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۴/۵۵۷)

شیخ الاسلام اور امام اسبیجابی نے فرمایا: کسی بھی علاقہ میں کوئی ایک اسلامی حکم بھی باقی ہو تو اس علاقہ کو دارالاسلام کہا جائے گا، جیسا کہ عمادی وغیرہ میں ہے۔

پھر اپنے بلاد اور وہاں کے فتن وفساد کی نسبت فرماتے ہیں:

فالاحتیاط یجعل هذه البلاد دارالاسلام والمسلمین وان کانت للملاعین والید فی الظاهر لهؤلاء الشیطین ربنا لاتجعلنا فتنة للقوم الظلمین ونجنا برحمتك من القوم الکٰفرین کما فی المستصفی وغیره

(جامع الرموز کتاب الجهاد مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۴/۵۵۷)

احتیاط یہی ہے کہ یہ علاقہ دارالاسلام والمسلمین قرار دیا جائے، اگرچہ وہاں ظاہری طور پر شیطانوں کا قبضہ ہے، اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے لئے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافروں سے نجات عطا فرما، جیسا کہ مستصفٰی وغیرہ میں ہے۔

مزید تفصیل کے لیے رسالہ اعلام الاعلام بان ھندوستان...

مذکورہ حوالہ جات کے علاوہ امام اہل سنت، اعلی حضرت نے فقہ حنفی کی روشنی میں تفصیل سے کلام فرمایا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ ہندستان دار الحرب نہیں بلکہ دار الاسلام ہے۔ ہم نے یہاں مکمل رسالہ نقل نہ کر کے بس شروع کا ایک حصہ نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے، مزید تفصیل کے لیے رسالہ اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام کا مطالعہ فرمائیں۔ اب ہم مزید علمائے اہل سنت کی اس حوالے سے تحقیقات پیش کریں گے۔

فتاوی مفتی اعظم ہند میں

فتاوی مفتی اعظم ہند میں ایک سوال اس طرح ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہندستان دار الحرب ہے دار الاسلام نہیں لہذا یہاں جمعہ ادا نہیں ہوتا ہے ظہر پڑھنا چاہیے، کیا ایسا ہی حکم شریعت شریف میں ہے؟

جواب میں لکھتے ہیں کہ ہندستان دار الاسلام ہے، دار الحرب نہیں، یہاں جمعہ شہرو قصبات میں فرض ہے، گاؤں میں جمعہ و عیدین کی نماز نہیں ہو سکتی کہ جمعہ و عیدین کے لیے مصر ضروری ہے۔(فتاوی مفتی اعظم ہند، ج5، ص244)

صدر الشریعہ، علامہ مفتی امجد علی اعظمی

صدر الشریعہ، علامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ ہندستان دار الاسلام ہے اور یہی علامہ شامی کی تحقیق سے ثابت ہوتا ہے، دار کی دو قسمیں ہیں: دار الاسلام، دار الحرب، اگر مسلمان دار الحرب میں امان لے کر جائے تو وہی دار الحرب اس مسلم کے لیے دار الامن ہے۔ یوں ہی اگر حربی کافر امان لے کر دار الاسلام میں آیا تو اس کے لیے یہی دار الامان ہے لہذا دار الامان جس کو کہا جاتا ہے وہ یا دار الاسلام ہے یا دار الحرب ان دو کے علاوہ کوئی تیسری قسم نہیں ہے۔(فتاوی امجدیہ، ج4، ص200)

ملک العلماء، علامہ ظفر الدین بہاری

خلیفۂ اعلی حضرت، ملک العلماء، علامہ ظفر الدین بہاری رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں:

دار الاسلام اس جگہ کو کہتے ہیں جو مسلمانوں کے قبضے میں ہو اور وہاں بے دغدغہ اسلامی احکام جاری ہو جائیں۔ دار الحرب ایسی جگہ کو کہتے ہیں کہ وہاں احکام شرک علانیہ جاری ہوں اور شریعت کے احکام بالکل ممنوع ہو جائیں۔ مگر یہاں (ہندستان میں) بفضل اللہ تعالی ہرگز ہرگز احکام شرعیہ کی ادائیگی ممنوع نہیں اور اقامت و نماز با جماعت وغیرہ شعائر شریعت، بغیر مزاحمت علی الاعلان ادا کرتے ہیں۔ فرائض، نکاح، رضاع، طلاق وغیرہ

معاملات مسلمین ہماری شریعت بیضا کی بنا پر فیصل ہوتے ہیں کہ ان امور میں حضرات علمائے کرام سے فتویٰ لینا اور اس پر حکم مکمل کرنا، حکام انگریزی کو بھی ضرور ہوتا ہے اگر ہنود و مجوس و نصاریٰ ہوں۔ فتاویٰ رضویہ میں سراج الوہاج، اس میں حضرت محرر المذہب سی نا محمد رضی اللہ عنہ کی زیادات سے ہے:

انما تصیر دار الاسلام دار الحرب عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ بشروط ثلاثۃ، احدها اجراء احکام الکفار علی سبیل الاشتھار وان لایحکم فیھا بحکم الاسلام، ثم قال و صورۃ المسئلۃ ثلاثۃ اوجہ اما ان یغلب اھل الحرب علی دار من دورنا او ارتد اھل مصر غلبوا واجروا احکام الکفر او نقض اھل الذمۃ العھد وتغلبوا علی دارھم ففی کل من ھذہ الصور لاتصیر دار حرب الابثلاثۃ شروط

ہمارے امام اعظم بلکہ علمائے ثلاثہ رحمہم اللہ کے مذہب پر ہندستان دار الاسلام ہے، ہرگز ہرگز دار الحرب نہیں۔ واللہ اعلم (فتاویٰ ملک العلماء، ص 222)

فتاوی دیداریہ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ ایک سوال * کے جواب میں لکھتے ہیں کہ بقول مختار ہندستان دار الحرب نہیں ہے (یعنی دار الاسلام ہے)۔

(ملتقطاً: فتاویٰ دیداریہ، ص 265)

(*) یہ سوال سود کے متعلق کیا گیا تھا۔ خیال رہے کہ حربی کافر سے بنا دھوکا دیے جو زائد رقم ملتی ہے مثلاً بینک اور پوسٹ آفس سے تو وہ سود نہیں بلکہ مال مباح ہے اور اس میں تفصیل ہے جسے آپ ہمارے رسالے "کافر سے سود" میں پڑھ سکتے ہیں۔

فتاوی اجملیہ

حضرت علامہ مفتی اجمل قادری رحمہ اللہ تعالی سے یہ سوالات کیے گئے:

(1) ہندستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام؟

(2) ہندستان میں جمعہ فرض ہے یا نہیں؟

آپ رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں:

(1) ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد رحمھم اللہ تعالی کے مذہب کی تصریحات کی بنا پر ہرگز ہرگز دار الحرب نہیں ہے بلکہ دار الاسلام ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے:

اعلم ان دار الحرب تصیر دار الاسلام بشرط... الخ

(عالمگیری، ج2، ص269)

(مزید کئی کتب فقہ کے حوالے دینے کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ) ان عبارات سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ جب ہندستان میں مسلمان جمعہ و عیدین، اذان و اقامت، نماز با جماعت وغیرہ احکام اسلام علی الاعلان ادا کرتے ہیں اور ہندستان کو اور کوئی دار الحرب احاطہ نہیں کر رہا ہے بلکہ دو جانبین بلاد اسلامیہ سے متّصل ہیں تو یہ دار الحرب کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے! اب باقی رہا یہ شبہ کہ اس میں احکام مشرکین بھی جاری ہیں تو اس شبہ کو طحطاوی کی عبارت نے صاف کر دیا کہ جہاں احکام مسلمین اور احکام مشرکین دونوں جاری ہوں تو وہ دار الحرب نہیں لہذا اب باوجود ان عبارات کے ہندستان کو دار الاسلام نہ کہنا اقوال ائمہ کی مخالفت ہے اور تصریحات فقہا سے انکار ہے اور اپنی عقل و فہم کی دین میں

مداخلت ہے۔ مولا تعالی قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔

(2) بلا شبہ جمعہ (ہندستان میں) فرض ہے۔ ہندستان میں اگرچہ کفار کی حکومت ہے اور بادشاہ اسلام نہیں لیکن جمعہ کی صحت کے لیے اس قدر کافی ہے کہ مسلمان جمعہ و عیدین قائم کرتے ہیں اور ایک شخص کو امام مقرر کرتے ہیں لہذا ہندستان میں جمعہ کا فرض ہونا ثابت ہوا اور ادائے جمعہ سے نماز ظہر کی فرضیت ساقط ہوگئی اور اب کسی کا جمعہ کو نفل قرار دینا ان تصریحات فقہ کی مخالفت اور سخت نادانی و جہالت ہے۔ (فتاوی جملیہ، جلد دوم، ص 328)

فتاوی شرعیہ

حضرت علامہ مفتی محمد فضل کریم حامدی سے سوال کیا گیا کہ ہندستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام؟

آپ رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں:

الحمد للہ کہ ہندستان دار الاسلام ہے۔ (فتاوی شرعیہ، ج 3، ص 624)

فتاوی مسعودی

حضرت علامہ شاہ محمد مسعود دہلوی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں:

بر ماہران فقہ مخفی نہ رہے کہ یہ ملک (ہندستان) دار الحرب نہیں ہے کیوں کہ جو ملک کہ اہل اسلام کا ہو اور اس پر کفار غلبہ کر کے اپنے تحت میں کر لیں وہ دار الاسلام ہے۔ دار الحرب (تب) ہوتا ہے یعنی جب کہ تینوں شرطیں پائی جائیں تو دار الحرب ہوگا اور اگر ایک بھی معدوم ہوگی (نہیں پائی جائے گی) اس وقت دار الحرب نہیں ہوگا۔

انما تصیر دار الاسلام دار الحرب عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی بشروط ثلاثہ... الخ (فتاوی عالمگیری)

(1) ایک شرط یہ ہے کہ جاری ہونا قانون کفار کا بطریق شہرت اور کوئی حکم شریعت کا جاری نہ ہو اور اگر کوئی بھی حکم شریعت کا جاری رہے گا، دار الحرب نہ ہوگا حالاں کہ اس دیار میں حکم شریعت کے جاری ہیں۔

(2) اور دوسری شرط یہ ہے کہ اتصال اس کا کسی دار الحرب دوسرے سے نہ ہو، یہ بھی بشرط اس ملک میں بہت فاصلہ ہونے ملک کابل کے مفقود ہے۔

(3) اور تیسری شرط یہ ہے کہ کوئی مومن یا ذمی بامان سابق نہ رہے۔ یہ بھی شرط مفقود ہے پس ملک دار الحرب نہ ہوا۔ (انظر: فتاوی مسعودی، ص424)

فتاوی نظامیہ

علامہ مفتی محمد رکن الدین رحمہ اللہ تعالی سے ہندستان کے متعلق یہ سوال کیا گیا کہ یہ دار الحرب ہے یا دار الاسلام؟

آپ لکھتے ہیں:

تین چیزوں سے دار الاسلام دار الحرب بن جاتا ہے... الخ۔ (ان تین چیزوں کا بیان گزر چکا ہے، انھیں لکھنے کے بعد آپ رحمہ اللہ نے در مختار کی عبارت نقل کی ہے، پھر لکھتے ہیں کہ) تمام ہندستان میں احکام شرعی جمعہ و عیدین وغیرہ نافذ ہیں اور مسلمانوں کو مذہب رسوم کے ادا کرنے کی کوئی ممانعت نہیں اور نکاح و طلاق و میراث کے قضیے عدالتوں میں احکام شرعی کے موافق ہوتے ہیں اور مسلمانوں کو فرائض اسلام یعنی نماز، روزہ، حج، زکات

کی ادائیگی کے متعلق پوری آزادی حاصل ہے بلکہ معاملات یعنی بیع و شراء و رہن وغیرہ کے متعلق بھی اکثر قانون شریعت کے موافق ہے اور مسلمانوں کے جان و مال کی کافی حفاظت کی جاتی ہے، اس لیے ہندستان دار الاسلام ہے، دار الحرب نہیں۔

(دیکھیں فتاوی نظامیہ، ج 1، ص 322)

فتاوی حافظ ملت

فتاوی حافظ ملت میں ہے کہ یہ سارے (یورپی) بلاد دار الحرب ہیں اور دار الحرب میں جمعہ صحیح نہیں، کسی ملک کے دار الاسلام ہونے کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ اس پر مسلمانوں کا قبضہ ہو جائے اگر کوئی ملک ایسا ہے جس پر کبھی بھی مسلمانوں کا قبضہ نہیں ہوا تو وہ دار الحرب ہی رہے گا اگر چہ مسلمان وہاں بود و باش اختیار کریں، انھیں اجازت ہو کہ وہ اپنے مذہبی معمولات جیسے چاہیں ادا کریں۔ اعلی حضرت امام احمد رضا قدس سرہ فتاوی رضویہ جلد سوم میں فرماتے ہیں:

"جہاں سلطنت اسلامی کبھی نہ تھی نہ اب ہے وہ اسلامی شہر نہیں ہو سکتے، نہ وہاں جمعہ و عیدین جائز ہوں اگر چہ وہاں کے کافر سلاطین شعائر اسلامیہ کو نہ روکتے ہوں، اگر چہ وہاں مساجد بکثرت ہوں اذان واقامت جماعت علی الاعلان ہوتی ہو، اگر چہ عوام اپنے جہل کے باعث جمعہ و عیدین بلا مزاحمت ادا کرتے ہوں جیسے کہ روس، جرمن، فرانس، پرتگال وغیرہا اکثر بلکہ شاید کل سلطنت ہائے یورپ کا یہی حال ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج 3، ص 716، رضا اکیڈمی، ممبئی)

اسی میں ہے: شرح نقایہ میں کافی سے ہے:

دار الإسلام ما يجري فيه حكم إمام المسلمين

(فتاوی رضویہ، ج3، ص:716، رضا اکیڈمی، ممبئی)

اس سے ظاہر ہو گیا ہے کہ ہالینڈ وغیرہ میں جمعہ وعیدین صحیح نہیں اس لیے کہ وہ دار الحرب ہیں۔ لیکن جہاں جہاں جمعہ ہوتا ہو وہاں عوام کو منع نہ کیا جائے جیسا کہ دیہات میں جمعہ کے بارے میں اعلی حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا قدس سرہ نے فرمایا ہے۔ رہ گیا بود و باش کا معاملہ اگر حکومت مسلمانوں کو ان کے مذہب کے خلاف کسی کام کے کرنے پر مجبور نہیں کرتی، وہاں مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے تو وہاں مسلمانوں کے رہنے میں کوئی ہرج نہیں جیسا کہ حبشہ میں صحابۂ کرام نیز لنکا اور مالا بار میں تابعین نے آکر سکونت اختیار کی اور چین میں چھٹی صدی سے مسلمان رہ رہے ہیں۔ واللہ تعالی اعلم۔

[دیکھیں فتاوی حافظ ملت (فتاوی اشرفیہ جلد پنجم)، ج2، ص159، فتاوی اہل سنت ایپ]

فتاوی ادارہ شرعیہ

نیپال دار الحرب یا دار الاسلام

فتاوی ادارۂ شرعیہ میں نیپال کے دار الحرب اور دار الاسلام ہونے کے متعلق سوال کیا گیا جس کا جواب درج ذیل ہے:

موجودہ خطۂ نیپال کی دو حیثیتیں ہیں: ایک وہ علاقہ جو ہندستانی سرحد سے متّصل ہے جسے وہاں کے عرف میں ترائی یا مغلان بولتے ہیں، مغلان کا علاقہ وہ علاقہ ہے جو مغلیہ دور حکومت میں بادشاہ اکبر اور حضرت اورنگ زیب عالمگیر کے زیر حکومت یا زیر اثر رہ چکا

ہے۔ جب اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ کے دور حکومت میں ہندستان کے اندر احکام اسلامی کا نفاذ ہوا تو نیپال کا ترائی علاقہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا اس حیثیت سے جو حکم شرع خطۂ ہندوستان کا ہوگا وہی ترائی نیپال کا بھی ہوگا۔ اور در مختار رد المحتار نے اس کی وضاحت کر دی ہے کہ دارالاسلام اس وقت تک دار الحرب نہیں ہوگا جب تک کہ کفر کے احکام پوری طرح وہاں جاری نہ ہو جائیں اور اسلامی احکام کلیتًا روک نہ دیے جائیں اور اگر اسلام و کفر دونوں کے احکام جاری ہوں تو وہ دارالحرب نہیں ہوگا، بحمدہ تعالی اس تعریف کی بنیاد پر ہندستان اور نیپال کا ترائی علاقہ (مغلان) دارالاسلام ہے۔

نیپال کا دوسرا علاقہ وہ ہے جو ہندستان کے زیر اثر کبھی نہیں رہا اور نہ مسلمانوں کے قبضہ میں کبھی آیا اور نہ وہاں کبھی اسلامی احکام جاری ہوئے لہٰذا نیپال کا یہ دوسرا علاقہ دارُالحرب ہے۔ ہاں نیپال کے کفار بے امتیاز خطہ و علاقہ سب کے سب حربی ہیں۔ اور وہاں کے مسلمان باشندے مستامن ہیں جیسا کہ نیپال کے مَلاَّ دور حکومت کی تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ وہاں کے غیر مسلم والی حکومت نے مسلمانوں کو امان دے کر ملک میں رہنے سہنے کی اجازت دی۔ وھو تعالیٰ اعلم

(دیکھیں فتاوی ادارۂ شرعیہ، ج3، ص580، فتاوی اہل سنت ایپ)

ازہر الفتاوی میں ایک انگریزی فتوی

Question 1 : What is a "Darul Harb?"
Question 2 : Is the Republic of South Africa a "Darul Harb ?"
7th Muharram 1412 A.H. 20 July 1991

Mr. Haroon Tar Ladysmith Natal South Africa

THE ANSWER

1: Darul Harb" is a non-Muslim country.

2: It is, therefore, true on the Republic of South Africa as it is a non- Muslim country from the very beginning. Hence, this technical term is applicable on every non-Muslim country as well as South Africa. It is historically proven that South Africa was never under the Islamic rule so the basic condition of it being a Darul Islam is not applicable.

Hence, it is a Darul Harb and it is clear and needs no explanation.

If, for example, it was a Darul Islam long ago and afterwards the Islamic government came to an end and a non-Muslim government came into place and the non-Islamic ordinance was issued throughout the country so that no one could enjoy the previous peace and the country was adjoined with the non-Muslim countries in every respect. In such a case, too, it becomes a Darul Harb.

Following this is a categorical injunction from Islamic Jurisprudence.

The great Muslim theologians, Hadrat Allama Qaazi and Hadrat Ala'uddin Haskafi (rahmatullah Ta'ala alaihuma) have stated in their works "Tanweerul- Absar" and "Durre Mukhtaar", respectively that:

لا تصیر دار الاسلام دار الحرب الا بامور ثلثة... الخ

Suppose that South Africa is still Darul Islam. The very rule of your issue remains. As I have said before, (refer to Fatwa on interest) that the condition for a profit to be considered as interest lies when there is a dealing between a Muslim and a Zimmi Kaffir. On the other hand, if there is a dealing between a Muslim and a Harbi Kaffir, it would not be considered as interest, but as profit and it would be legal for a Muslim despite the fact that the dealing takes place in Darul Islam.

[Mufti] Mohammad Akhtar Raza Khan Qadiri Azhari

حاصل کلام

مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں یہ مسئلہ بالکل واضح ہو گیا کہ ہندستان دار الاسلام ہے، دار الحرب نہیں۔ جو اسے دار الحرب کہتے ہیں تو انھیں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ اکابرین اہل سنت کی عبارات ہم نے اس رسالے میں نقل کرنے کی سعادتیں حاصل کیں اور یہ رسالہ تکمیل کو پہنچا، اللہ تعالی اسے قبول فرمائے اور احباب اہل سنت کے لیے مفید بنائے۔

نوٹ:

ایک مسئلہ جو اس مسئلے سے تعلق رکھتا ہے وہ کافر سے سود لینے کا ہے۔ ہندستان اگر دار الاسلام ہے تو کیا یہاں کے کفار سے سود لینا جائز ہو گا؟ کیا ان سے ملنے والی اضافی رقم کسی طرح جائز ہے؟ بینک اور پوسٹ آفس سے ملنے والی زائد رقم لینا کیسا ہے؟ اس کے متعلق علماے اہل سنت نے کیا فرمایا ہے؟... ان سب کی تفصیل جاننے کے لیے ہمارا رسالہ "کافر سے سود" ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں ہم نے متعدّد حوالہ جات پیش کیے ہیں اور ان باتوں کی تفصیل نقل کی ہے۔

عبد مصطفی آفیشل

ہماری دوسری اردو کتابیں

(1)بہار تحریر(اب تک چودہ حصے)	(19)آئیے نماز سیکھیں
(2)اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	(20)قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا
(3)اذان بلال اور سورج کا نکلنا۔عبد مصطفی آفیشل	(21)محرم میں نکاح۔عبد مصطفی آفیشل
(4)عشق مجازی(منتخب مضامین کا مجموعہ)	(22)روایتوں کی تحقیق(پہلا حصہ)
(5)گانا بجانا بند کرو،تم مسلمان ہو!	(23)روایتوں کی تحقیق(دوسرا حصہ)
(6)شب معراج غوث پاک	(24)بریک اپ کے بعد کیا کریں؟
(7)شب معراج نعلین عرش پر	(25)ایک نکاح ایسا بھی
(8)حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	(26)کافر سے سود
(9)ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	(27)میں خان تو انصاری
(10)مقرر کیسا ہو؟	(28)روایتوں کی تحقیق(تیسرا حصہ)
(11)غیر صحابہ میں ترضی	(29)جرمانہ
(12)اختلاف اختلاف اختلاف	(30)لاالہ الا اللہ،چشتی رسول اللہ؟
(13)چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	(31)تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام
(14)بنت حوا(ایک سنجیدہ تحریر)	(32)اصلاح معاشرہ(منتخب احادیث کی روشنی میں)
(15)سیکس نالج(اسلام میں صحبت کے آداب)	(33)کلام عبید رضا
(16)حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	(34)مسائل شریعت(جلد1)
(17)عورت کا جنازہ۔جناب غزل صاحبہ	(35)اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا
(18)ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	(36)سفر نامہ بلاد خمسہ
(37)منصور حلاج	(57)حضرت امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں
(38)مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	(58)زر خانۂ اشرف
(39)مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	(59)حضرت حضر علیہ السلام
(40)سفر نامہ عرب	(60)ایمان افروز تحاریر
(41)تحریرات لقمان	(61)انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق

(42)من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	(62)رشحات ابن حجر
(43)ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	(63)تجلیات احسن (جلد 1)
(44)فرضی قبریں	(64)درس ادب
(45)سنی کون؟ وہابی کون؟	(65)تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)
(46)علم نور ہے	(66)حق پرستی اور نفس پرستی
(47)یہ بھی ضروری ہے	(67)خوان حکمت
(48)مومن ہو نہیں سکتا	(68)صحابہ یا طلقاء؟
(49)جہان حکمت	(69)روشن تحریریں
(50)ماہ صفر کی تحقیق	(70)تحریرات ندیم
(51)فضائل و مناقب امام حسین	(71)امتحان میں کامیابی
(52)شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	(72)اہمیت مطالعہ
(53)تحریرات بلال۔ مولانا محمد بلال ناصر	(73)دعوت انصاف۔ علامہ ارشد القادری
(54)معارف اعلی حضرت	
(55)نگارشات ہاشمی	
(56)ماہنامہ التحقیقات۔ ربیع الاول 1444ھ	

TO DONATE :

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm 9102520764

OUR DEPARTMENTS:

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
visit **blogs.abdemustafa.in**

(2) Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library, visit **books.abdemustafa.in**

(4) E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
visit **www.enikah.in**

(4) E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.in**
contact us at contact@abdemustafa.in

M